B.A. III Paper VIII

شاہنامے کی اہمیت

یہ دل پسند اور ارجمند دیوان ایرانیوں کی قومیت کی سند ہے کیونکہ جس زمانہ میں ایرانی زبان اور ایرانی ادبیات عربی ادبیات کے اثر سے پہلے کمال دیگئی تھی اور ایران کی قومی تاریخ اور داستان کئی صدیوں سے متروک اور فراموشی ہوتی جارہی تھی۔ شاہنامے نے ان دونوں کو نئے سرے سے جان ڈالی اور انہیں زندگی بخشی۔ فردوسی کو فارسی زبان کے الفاظ کے استعمال پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ اسی نے فارسی زبان کے بہت سے خوبصورت الفاظ کو اپنے دیوان اشعار میں استعمال کرکے انہیں دوبارہ رائج کیا اور اسی کا کلام آنے والے شاعروں کے لئے نمونہ بن گیا۔

زبان کے سوا شاہنامہ معنی کے لحاظ سے بھی بہت بڑی قدر و قیمت کا مالک تھا۔ ایران کے پہلوانوں کی شجاعت، محنت، فداکاری، وفاشعاری اور سربلندی کی داستانیں ہر ایرانی کے لئے درسی ہیں اور اسے اسلاف کی یادگار ایران کی محبت اور اسی کی خدمت پر ابھارتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے۔ فلسفیانہ، مذہبی۔ اخلاقی اور اجتماعی مطالب بھی اسی نامہ بزرگ میں بھرے ہیں اور مرد بینا ایسے مطالب سے استفادہ کرتے ہیں۔ سبک کی دلکشی، کلام کی برجستگی، پختگی، ربط، بیان، ادبی لطائف، شعری دقائق، استعارات، کنایات، اور بدیعی محاسن سے پورا شاہنامہ بھرا پڑا ہے شاہنامے میں حقائق باد باد پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں عزائم کی بلندی اور ایران کے نام کی بڑائی کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایران کے بزرگوں اور شریفوں کی بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔ ملک کی حفاظت، اسی کے ناموس اور اسی کی بڑائی کے لئے رستم کی جانفشانی ملک کی حفاظت کے بارے میں سرداروں اور پہلوانوں کے خیالات ایسے پر اثر اشعار ہیں۔

جیسے نامۂ دستخ ہی اپنے بھائی کے نام فرزاد کے خط ہی آئے ہیں۔
ان سب کو پڑھئے۔ آپ خود ہی ایران اور ایرانیوں کی خدمت کی روح
کو جو دے شاہنامے پر چھائی ہوئی ہے، آسانی کے ساتھ محسوس کرسکیں گے
ان اشعار کے پڑھنے کے بعد پڑھنے والا خود چپکے چپکے اپنے وطن کے
حقوق کی حفاظت اور اسی کی خدمت کا عہد کرے گا اور اسی طرح وہ
بے اختیار فردوسی کا ہم آہنگ اور ہم نوا ہو کر پکار اٹھے گا۔

؎ چون ایران نباشد تن من مباد بدیں بوم و بر زندہ یک تن مباد